



سوال

(201) نماز عید سے پہلے تقریر کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ عید کی نماز سے پہلے تقریر کرتے ہیں، تقریباً گھنٹہ آدھ گھنٹہ وعظ کرنے کے بعد عید کی نماز ادا کرتے ہیں، نماز کے بعد پھر خطبہ دیتے ہیں۔ کیا یہ عمل سنت نبوی کے مطابق ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے نماز عید ادا کرنی چاہئے اور پھر خطبہ دینا چاہئے (واضح رہے کہ خطبہ اور تقریر میں کوئی فرق نہیں۔)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ

"ان اول ما نبدا فی یومنا بذان نصلی" (بخاری، العیدین، الخطبہ بعد العیدین، ح: 965)

"ہم اس دن سب سے پہلے نماز سے ابتدا کریں گے۔"

طلوع آفتاب کے بعد سب سے پہلا کام جو کرنا چاہیے وہ نماز عید کی ادائیگی ہے۔ خطبہ اس کے بعد ہوگا (اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سورج نکلنے کے بعد نماز کو زیادہ مؤخر نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ بہت سے عجمی ممالک میں آج کل رواج بنتا جا رہا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی الاضحی والفضط ثم یخطب بعد الصلوة) (بخاری، ایضا، المشی والركوطة الی العید۔۔ ح: 957)

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر کی نماز پہلے پڑھتے اور خطبہ نماز کے بعد دیتے۔"

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے:



"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فبدأ بالصلوة قبل الخطبة" (ایضاً، ح: 958)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (عید گاہ کی طرف) نکلے اور خطبہ (تقریر) سے پہلے نماز شروع کی۔"

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں :

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فبدأ بالصلوة ثم خطب الناس بعد" (بخاری، ایضاً، ح: 961)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم (عید کے دن) کھڑے ہوئے اور نماز شروع کی، پھر آپ نے اس کے بعد لوگوں سے خطاب کیا۔"

شینخ (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کا عمل بھی اسی سنت کے مطابق تھا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

(کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما یصلون العیدین قبل الخطبة) (بخاری، ایضاً، خطبہ بعد العید، ح: 963)

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔"

ایک روایت میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

(شهدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم فکلم کانوا یصلون قبل الخطبة) (بخاری، ایضاً، ح: 962)

"ہمیں عید کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ گیا ہوں، وہ سب خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھتے تھے۔"

ان خلفاء کے علاوہ بھی یہ ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے نماز عید سے پہلے خطبہ دیا ہو۔

"ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے عبد اللہ بن زبیر کے پاس، جب شروع شروع میں ان کی بیعت کی گئی تھی، ایک شخص کو (یہ بتانے کے لیے) بھیجا کہ نماز عید الفطر کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔" (بخاری، ایضاً، المشی والركوب الی العید والصلوة قبل الخطبة۔۔۔ ح: 959)

نماز کے بعد خطبہ دینے کی سنت کو مروان بن حکم نے اپنے عہد حکومت میں بدلاتھا۔ ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں :

"کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی، فأول شیء یدأ بہ الصلاة، ثم ینصرف فیتقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفهم۔ فیعظم، ویامر بہم۔ فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه او یامر بشیء امر بہ، ثم ینصرف۔۔۔" (بخاری، ایضاً، الخرج الی المصلی بغیر نمبر، ح: 956)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ نماز پڑھتے، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لیے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اسے الگ کرتے۔ کسی اور بات کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم بھی دیتے۔ اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔"

ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن معاویہ کے زمانے میں مروان، جو مدینہ کا حاکم تھا، میں اس کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحی کی نماز کے لیے نکلا، ہم جب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنا ہوا ایک نمبر دیکھا۔ جاتے ہی مروان نے چاہا کہ نماز سے پہلے اس نمبر پر (خطبہ دینے کے لیے) چڑھے، اس لیے میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اسے کہا :



"غیر تم واللہ"

"اللہ کی قسم! تم نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو) بدل دیا۔"

مروان نے کہا: ابوسعید! اب وہ زمانہ گزر گیا جسے تم جانتے ہو، ابوسعید نے کہا: اللہ کی قسم! میں جس زمانہ کو جانتا ہوں اس زمانہ سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ مروان نے کہا: ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد نہیں بیٹھتے، لہذا میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا ہے۔

معلوم ہوا کہ وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً آدھی صدی سے بعد تک نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کی رسم کا وجود تک نہیں تھا۔ تیس سالہ خلافت راشدہ کے بعد میں سال (42ھ سے 60ھ) تک معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت رہی۔ 60ھ سے 64ھ تک ان کا بیٹا یزید حکمران رہا۔ یزید کی وفات کے بعد اس کا بیٹا معاویہ ثانی حکمران بنا مگر وہ تین ماہ بعد ہی حکومت سے دستبردار ہو گیا۔ اس کی وفات کے بعد چھ سات ماہ تک تنہا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ تھے۔ تمام عمال و حکام نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔ چھ سات ماہ کے بعد مروان بن حکم بھر پور کوشش سے ملک شام پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ مروان 64ھ کے آخر سے لے کر 65ھ (اپنی وفات) تک حکمران رہا۔ یہی مروان تھا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تبدیل کر دیا جس پر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"غیر تم واللہ"

"اللہ کی قسم! تم نے (سنت رسول کو) بدل دیا ہے۔"

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حاکم مدینہ کا دامن کھینچا اور اسے خلافت سنت عمل کرنے سے روکا، کاش! آج بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی سوچ رکھنے والے افراد ہوں جو لوگوں کو سنت کے خلاف چلنے سے روکیں۔

نوٹ: الناس جلوس علی صفوفہم (لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے) سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں لوگ خطبہ عید سننے سے پہلے نہ جاتے بلکہ جیسے صفیں باندھ کر نماز پڑھتے اسی طرح صفوں میں بیٹھ کر خطبہ عید سنتے تھے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزاریں۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

رمضان المبارک اور روزہ، صفحہ: 466

محدث فتویٰ